

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایکن محبوبیہ را
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فہم ان الذی اخزی الاعادی

بشارت کی تائید کے لئے لکھا گیا ہے۔ (السلام علیکم وعلیٰ آئیں)



خبردار ۳۹۱ تاریخ ابرار اضراہ کٹر لکھنؤ ریلوے سٹیشن ۹۶۶

مفت دار اجار جوہر جمہرات کو قادیان دار الامان

قانون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر و پرائیمر ایم قاسم علی

جلد ۱۸ نمبر ۲۲ جنوری ۱۹۱۸ء

تبلیغ اسلام و ولایت

تبلیغ اسلام کا کام لندن اور اسکے گرد و اوارح میں بذریعہ تقریر و تحریر و تقسیم رسائل کیا جا رہا ہے۔ بعض اخبارات میں اشتہار دیا گیا ہے کہ صداقت اسلام کے متعلق جو صاحب تحقیقات کرنا چاہیں ہم ان کی اس خدمت کے واسطے حاضر ہیں۔ اس پر خطوط آرہے ہیں۔ اور جواب لکھو جا رہے ہیں۔

تازہ بشارت یہ ہے کہ برادر م قاضی عبدالصمد تصدیق بی۔ اے کی تبلیغ سے تین جنٹلمینوں جن کے نام مسٹر بنجامن ساکن ہٹروڈین۔ مسٹر سی ڈبلیو ٹرنر ساکن ہانی بری اور مسٹر الین ساکن سنگ بورن ہیں۔ تصدیق نبوت حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی و تصدیق نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

بعض دوستوں کے مشورہ کے بعد عاجز موسم سرما کے واسطے مقام وینٹور جیلنے والہ ہے۔ انشاء اللہ جولائی سے تقریباً ۹۰ میل ہے۔ والسلام۔ ۲۴ نومبر ۱۹۱۸ء

محمد صادق عطار المدینہ
مکات سار اسٹریٹ۔ لندن۔ ۲۴ دسمبر

مارشلس کے حالات

(نوشتہ میاں عبدالرحمن صاحب بن مولیٰ محمد شایخ صاحب)

یہاں کے لوگ زیادہ تر فریخ اور کریونی زبان جانتے ہیں اردو کم لوگ جانتے ہیں۔ احمدی سب اردو سمجھ سکتے ہیں بعض خوب اچھا بول بھی لیتے ہیں۔ یہاں کے غیر احمدی بڑے سخت ہیں۔ میں دو دفعہ جناب مارشلس فور دیا صاحب کے مکان پر شہر پولوی میں گیا ہوں۔ اور دو دفعہ ٹریکٹ زار روس کی پیشگوئی والے ساتھ لیتا گیا تھا۔ پہلی دفعہ میں نے اردو

وانگریزی کے خوب ٹریکٹ بانٹے۔ اور خدمات گورنمنٹ والا ٹریکٹ بھی چند مغز خاندیوں کو دیا گیا۔ کیونکہ میں وہ قرب ایک صد اپنے طور پر مانگا کر لایا تھا۔ ٹریکٹ بانٹنے پر پولوی میں ایک ہل چل مچ گئی ہے۔ امید ہے جو خدا کے فضل سے اچھا نتیجہ پیدا کرے گی۔ اب میرا ارادہ کنوئپ میں ٹریکٹ بانٹنے کا ہے۔ یہاں ستر میل میں ریل گاڑی چلتی ہے۔ موٹر کار اور گھوڑا گاڑی یہ تینوں سواریاں ہیں۔ بیل کا گوشت ایک روپیہ دو آنہ کا ایک سیر آتا گندم ارٹھائی سیر۔ گہی چار روپے سیر۔ میدہ تین روپے کا ایندھن دو روپے کا ایک من۔ بیزیاں اس قدر گراں ہیں دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ اچھل آم اور گنا کثرت سے ہوتا ہے۔ اور یہاں گویاں ہیں۔ آزادی بڑی ہے۔ مسلمان عورتیں خوب زیب و زینت کر کے دوکانوں سے خود جا کر سودا خریدتی ہیں۔ مگر ان کے خاوند نہیں لینے کے لئے جلتے۔ یہ سب کاموں میں یہاں رواج ہے۔ مسلمان عورتوں کا لباس انگریزی طرز کا ہوتا ہے۔ مہدرامی عورتیں سر

دیکھتے ہیں۔ بڑے سینگ والے وہ گاڑی کے کام
میں لگاتے ہیں۔ جو گائیں دودھ دینے والی ہوتی
ہیں۔ ان کو ایک مکان میں بند رکھتے ہیں۔ چارہ وغیرہ
سب اندر ہی دلاتے ہیں۔ اس کو کبھی بھی باہر نہیں نکالتے
وہ اندر ہی رہتی ہے۔
یہاں کے گنے سے چینی بنتی ہے۔ اور اس بنانے
کے واسطے قریب ایک فٹلہ کے کارخانے ہیں۔ میں نے
بھی جا کر دیکھا ہے کہ کس طرح گنے سے چینی بنتی ہے
ان کارخانوں کو دیکھ کر حیرت آتی ہے۔

عزیزم عبد القادر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ
دیر کاٹہ۔ قاضی غلام دستگیر صاحب کے خط سے یہ معلوم
ہوئے کہ آپ کے والد مولوی سلطان محمود صاحب وفات پا
گئے ہیں۔ بہت افسوس ہوا۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون
مرحوم نہایت پرلے اور مخلص احمدی تھے۔ اور گو
مجھ کو ان سے پہلے چنداں تعارف نہ تھا۔ مگر قرآن کریم کے
ترجمہ کے کام کے وقت ان کے اخلاص اور ان کی محنت
کا صحیح اندازہ ہوا۔ اس بیماری اور اس عمر میں اس قدر محنت
بغیر اخلاص کے نہیں ہو سکتی۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ سمیت
ان کا جنازہ پڑھوں گا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے بڑے
بڑے فضل فرمائے۔ اب آپ کو چاہیے کہ ان سے بھی
بڑھ کر دین کے لئے اخلاص پیدا کریں۔ اور اس تعلق کو جو
آپ کے والد کو تھا۔ اور یہی زیادہ مضبوط کریں۔ کبھی کبھی خط
لکھ کر اپنے حالات آگاہی دیتے رہیں۔ کہ یہ طریق ہی
محبت اور تعلق کے بڑھانے میں بہت مفید ہوتا ہے
خاکسار مرزا محمود احمد

وہ اس مرتبہ جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دیے، آمین

ہوشیار پور میں
مبارک تحریک

سید پیر حاجی احمد شاہ صاحب ہوشیاری
تجزیر کرتے ہیں کہ:- ہماری احمدی عجات
ہوشیار پور کے منشی امام الدین صاحب
نہایت مخلص اور جویشیلے ممبر ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود و
کے پُرانے خدام میں سے ہیں۔ اللہ کریم نے ان کے دل میں
سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے ایک نہایت دردمند
دل عطا فرمایا ہے۔ اور ہمیشہ قدمے۔ سنبھنے۔ درمے امداد
فرماتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ان کی اہلیہ مستورات میں بھی تبلیغ
فرماتی رہتی ہیں۔ اور جہاں شادی یا ماتم ہو۔ وہاں پہنچ
کہ تبلیغ کا فرض ادا کوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس بہت ادا
جوش میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

چونکہ ان کے پاس لڑکیاں قرآن شریف پڑھتی ہیں۔
اس لئے انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جو لڑکی قرآن شریف
ختم کرے۔ اس سے ایک روپیہ لیا جاوے۔ اور وہ تحریک
شملہ میں دیا جاوے۔ خداوند تعالیٰ ان کو اس نیک کام کا
بہر عطا فرمادے۔ والسلام

حسن نظامی کفر اور کذب کیسے موعود ہے یہ امر اظہار میں اٹھ اٹھ
خود پیغام والوں کا مسئلہ ہے۔ باوجود اسکے وہ محض ہماری
عبادت کی وجہ سے اسکی جنبہ داری کر رہے ہیں۔ اور اسکے مضامین
کو خاص تائیدی نوٹوں کے ساتھ پیغام میں چھاپتے ہیں۔ حال
میں جو اس کا مضمون ۱۰ ہر جنوری کے پیغام میں شائع ہوا ہے
اسکے عنوان میں کہا۔ مرزا قادیانی۔ اس بد بخت گرو کے دل
سے دینی غیرت ایسی مفقود ہوئی ہے کہ وہ مطلق اسبات کا احسا
نہیں رکھتے کہ ان کے محسن و مرشد کا نام کس بیہودگی سے حسن نظامی
نے لیا ہے اور پھر کس بغیرتی کے ساتھ یا سے اپنے اخبار میں
جگہ دے رہے ہیں ؟

پھر اس نے لکھا ہے کہ عبدالحق غزنوی کے ساتھ مرزا صاحب ^{صاحب} میا
ہوا۔ اور مرزا صاحب نے مرزا صاحب نے گویا اس میں خواجہ ^{نظام}
نے یہ توضیح کی ہے۔ کہ مبارک ہوا۔ اور عبدالحق کے مقابل میں

سیدنا شیخ ابو یوسف فرماتے ہیں۔ پھر جو کو وہ "مرحوم" نہیں لکھنا چاہتا اس لئے مرنے والا "لکھ دیا" اور یہ "میرت" ہے۔ اور اگر کسی فرما اس کے ساتھ نہیں دیتا۔ انکسکم و العبدین منی ورو اللہ افلا تعقلون؟

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۲۴ جنوری ۱۹۱۸ء

امت میں نبوت

نبی کریم کے بعد نبی ہو سکتا ہے
ماکان محمد یا احد من رجالکم وکان سوا اللہ واما النبیین
آیت کریمہ مذکورہ کے چار حصے ہیں۔ پہلا حصہ ماکان یا
احد من رجالکم۔ دوسرا حصہ وکان رسول اللہ
تیسرا حصہ واما النبیین۔ چوتھا حصہ چارم وکان اللہ
بکمال شئی علیما ط

اس حصہ کا مطلب بالکل واضح ہے۔
حصہ اول کا مطلب کہ محمد تمہارے مردوں میں سے
کسی کے باپ نہیں۔ اور اس کا ربط اس کے ماقبل سے ہے۔
کیونکہ آیت ماقبل میں یہ ذکر ہے کہ تیری مطلقہ نبی کریم کے کلمہ
میں آئی تو چونکہ زید نبی اللہ کا فرزند مشہور تھا۔ اس لئے خدا
نے تبتی کو باطل ٹھہرایا۔ اور اس کے مقابلہ پر یہ بھی فرمایا۔ کہ
زید ابن اکابر تو کیا محمد تو تمہارے مردوں میں سے کسی کے
بھی باپ نہیں۔

آیت کا دوسرا حصہ۔
لیکن رسول اللہ۔ اس حصہ
میں لکن کا لفظ رکھا گیا ہے
ایک شبہ اور اس کا ازالہ
اور لفظ مذکور ہمیشہ دفع توہم
کے لئے آیا کرتا ہے۔ اور کتاب مسلم الثبوت میں اس کے متعلق
لکھا ہے کہ لکن بحقیقۃ و ثقلیۃ و هو دفع التوہم
الناش عن السابق۔ اور کتاب شرح جامی میں اسی تشریح یوں آتی
ہے۔ لکن للاستدلالک ومعنی الاستدلال
رفع التوہم بتولید من کلام المتقدم بتوسط بین
الکلامین المتعاینین فنیاً و اثباتاً ای تعاملاً

معنویاً + اب ہم کو یہ تو معلوم ہو چکا کہ کوئی شبہ اس کے
ہے تو سہی۔ لیکن اب یہ بھی معلوم ہو۔ کہ وہ شبہ کونسا ہے۔
وہ شبہ یہ ہے۔

کہ اسی سورۃ کے رکوع اول میں کہ جس میں آیت محلہ بالا مذکور
ہوئی ہے۔ نبی المحتشم کی وہ شان بیان کی گئی ہے کہ جس سے
آپ کی ازواج مطہرات تمام مومنوں کی مائیں قرار پائیں
جیسا آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ الذی اولی بالمومنین
من النفسہم وازواجہم امہا تھم۔

جس شخص کی ازواج ہماری مائیں ہیں۔ وہ اولی بالذات
ہمارا باپ ہو گا۔ پس سورۃ احزاب کے ابتدا میں اللہ تعالیٰ
نے نبی کریم کو منکر طور پر ہمارا والد قرار دیا۔ اور آپ ہی کے
ذریعہ سے آپ کی ازواج ہماری مائیں بنیں۔ پس نبی کریم تو ہمارے
باپ ہیں۔ اب آیت کریمہ ماکان محمد یا احد من رجالکم
ولکن رسول اللہ واما النبیین ط کے دیکھنے
سے فوراً شبہ پیدا ہو گا۔ کہ ابھی اس سورۃ کے شروع میں تو
نبی کریم ہمارے باپ بنے تھے۔ اور یہ کیا کہ یہاں جہاد ط
سے انکار کیا جاتا ہے کہ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی
کے باپ نہیں ہیں۔ علاوہ اس کے ایک اور وجہ بھی اس شبہ کے
واقع ہونے کی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سورۃ کو نہیں آپ کے
یہ نشان بیان فرمائی۔ ان نشانوں کو الایاتو۔ یعنی
مقطوع نسل ہونا تو آپ کے دشمن کے لئے مخصوص ہے۔
یہ شبہ یہاں پر پیدا ہوتا تھا۔ تو اس کے لئے (لاکن) لایا گیا
جو کہ اسی کام کے واسطے وضع کیا گیا ہے۔ تاکہ اس کا ازالہ ہو
جاوے۔

آیت کریمہ کے حصہ دوم
کا بیان۔
لیکن رسول اللہ۔ اس حصہ کے
مطلب اظہار میں اشمس ہے کہ آیت کے
حصہ اول میں ایک سوال پیدا ہوتا
تھا۔ اس کے جواب کے لئے دوسرا حصہ بیان کیا گیا۔ اور اس کے
شروع میں حرف لکن کلمہ ہے۔ اور اوپر معلوم ہو چکا ہے۔ کہ
لاکن دو متغایر کلاموں کے درمیان آتا ہے۔ اب یہاں پر ایمر
لازم ہوا کہ ضرورتاً آیت کے پہلے حصہ میں نبی کریم کے باپ ہونے
سے انکار کیا گیا ہے۔ تو اب لکن کے لفظ سے بتا دیا۔ کہ
اگر آیت کے پہلے حصہ میں کسی قسم کی نفی کی گئی۔ تو دوسرے حصہ میں
یعنی لکن میں اس کے اثبات کا بھی ذکر ہے۔ اور یہ امر تو تحقیق

شده ہے۔ کہ ہر ایک نبی اپنی امت کا باپ ہوتا ہے۔ مثلاً
تو نبی کریم بھی بحقیقت نبی ہونے کے ہمارے باپ ہیں۔
آیت کریمہ کا تیسرا حصہ
ہمارے ہر ان غیر احمدی علماء اس
حصہ کے معنی یوں کرتے ہیں کہ

مسلم نبوت کو بند کرنے والا یا قسمل مٹا دینے والا ہے۔
اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس حصہ کے کیا معنی ہیں۔ اور جو میں
ان کو ماقبل سے کیا ربط ہے۔ اور اس آیت میں ان معنوں کے
کوئی محل بھی ہے یا نہیں؟ پس واضح ہو کہ خاتم النبیین کوئی
جملہ نہیں۔ کہ ہم کہیں کہ کسی مستقل سوال کے جواب میں ہے
اور کسی خاص مطلب کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ بلکہ یہ مفرد
ہے۔ جس کا بدون ماقبل کے ربط کے کوئی مطلب نہیں ہو
سکتا۔

اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ آیا کلام اپنے ماقبل
واو عاطفہ
بند ہی ہوئی ہے یا نہیں؟ اس امر
کے ثبوت کے لئے توانا دیکھنا کافی ہے۔ کہ یہ لفظ مفرد و جہ
اس کے پہلے کوئی حرف عطف بھی ہے یا نہیں۔ اور حروف
عطف انہیں ہیں۔ واو۔ فاد۔ ثم۔ او۔ لکن۔ لا۔
فی۔ تو ان حروف میں سے تو واو۔ اس کے قبل حرف عطف
میں سے ہے۔

خاتم النبیین کی اصل حقیقت
بفتح التاء ویکسرة
ہر دو لفظ معنی ہر

کے ہیں۔ جیسا کہ فتح البیان میں آیا ہے۔ خاتم بفتح التاء
کا لفظ تصدیقہ منون بكونه منہم۔
رسول اللہ کو پہلے خاتم النبیین
کی راہ کو اختیار کرنا
کلام کی اعلیٰ خبریوں
میں سے ہے۔ پس پہلے عام مومنوں کا باپ ہونے کا اثبات
نبی کریم کے لئے کیا گیا ہے۔ اور اس کی نظیر نفی میں اللہ تعالیٰ
کا قول ہے۔ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ پہلے
اونگھ کی نفی کی گئی۔ اور بعد میں نیند کی نفی کی گئی۔ کیونکہ اونگھ
عام اور نیند خاص۔ اسی طرح مومن عام اور نبی خاص ہیں۔
مومن ہی ترقی کرتے کرتے نبی بنتے ہیں۔ نیز اگر رسول کی بجائے
خاتم النبیین کو رکھا جاوے۔ تو رسول اللہ کے ذکر سے کوئی
فائدہ نہ ہو گا۔ کیونکہ خاص کے ذکر کے بعد عام کے ذکر کا

کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جسکی ہر سے نبی بن سکتے ہیں۔ تو مومن لوہا والی کشتی کے ساتھ بن سکتے ہیں۔ پس خاتم النبیین کو باقیل کے ساتھ ربط دینے سے یہ امر اظہر من الشمس ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے دروازہ کو تیز کر دیا نہیں۔ بلکہ اس فیضانِ خداوندی کو جاری کرنے والے ہیں اور دوسرے رسول تو صرف مومنوں کے روحانی باپ ہیں مگر حضور انور علاوہ اسکے خاتم النبیین ہی ہیں۔ یعنی آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور آپ کے فیض تعلیم سے منصب نبوت حاصل ہو سکتا ہے۔

آیت کا چوتھا حصہ
 وكان الله بكل شيء عليمًا
 آیت کا آخری حصہ دکان بھی شئی علیما۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنا نام لے کر بیان فرمایا کہ میں ہوں ہر ایک شئی کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور یہاں پر اللہ تعالیٰ کے اسموں میں سے اسم ذات ہے۔ اور صفت علمیت اسکے ہمراہ ہے اور علیم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمادیا کہ تم کیا جانو ان باتوں کو۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں جو تمہارے لئے مفید ہیں۔ اور جو مضر ہیں۔ اگر خاتم النبیین کے یہ معنی تسلیم کر لئے جاویں کہ سلسلہ نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے بند ہے۔ بوجہ اسکے کہ نبی اکرم تمام نبیوں کے اخیر میں آئے والے ہیں۔ اور اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ تو اس کے تسلیم کرنے سے قرآن مجید کی بہت سی آیات کو چھوڑنا پڑے گا۔ جو کہ سلسلہ رسالت کو آئندہ کے لئے جاری کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے اشتہاروں کا مجموعہ
 اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت مسیح موعود تمام اشتہارات کو کتابی صورت میں شائع کر کے جو بہ عملی صورت میں آرہی ہے۔ اور کتابت سے بچنا شروع کر دیا ہے۔ عنقریب جلد اول ہدیہ ناظرین ہوگی۔ احباب کو چاہیے کہ ابھی سے ایک ایک دوپہ دفتر فاروق میں ملجی بھجھ کر خریدار بن جائیں۔ ورنہ بعد میں کل فائل ملنا دشوار

ہو گا۔ کیونکہ یہ احمدیہ جماعت کی بڑی بھاری ضرورت تھی۔ جسے پورا کیا گیا ہے۔ ورنہ ان ایام میں جب کہ کاغذیں بڑی بھی بیشکل ملتا ہے۔ اور چھپوانی گران ہے۔ چھاپنے کا جو عمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اشتہاروں کا جو فائل میر صاحب کے پاس ہے وہ خدا کے فضل سے تمام ان فائلوں سے زیادہ مکمل ہے جو اس وقت احمدی جماعت کے کسی نہ کسی فرد کے پاس موجود ہیں۔ اور ابھی کو شش جاری ہے۔ چنانچہ ایک اشتہار کل ملا ہے۔ جو حضور نے مخبر دکن مدراس میں چھپوایا تھا۔ ان اشتہاروں کے جمع کرنے میں جعفر علی بیخ کی گئی ہے اس پر نظر کرتے ہوئے احباب کو یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ وہ مہربانی فرما کر سلسلہ کے موافق یا مخالف جو بھی اشتہار یا پمفلٹ نکلیں اس کی دو دو جلدیں ضرور محفوظ رکھتے جائیں بلکہ بعض احباب تو ضرور اس کام کو بالائزہ ام شروع کر دیں حضرت اقدس کے زمانہ میں اشتہاروں کو سموایا سچا گیا۔ اور انکو جمع کرنے اور محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو اب وقت پیش آئی کہ اب یہ بھی نہیں معلوم ہو سکتا کہ کس قدر اشتہارات شائع ہوئے۔ اسبطرح بعض اوقات مخالفین کے اشتہاروں کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ مگر دستیاب نہیں ہوتے۔ چند روز ہوئے۔ در بخت شیعہ اخبار نے ایک نہایت شررا انگیز مضمون شائع کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کچھ عبارتیں نقل کیں۔ اور ان سے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ آپ اپنے مخالفوں کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ اور تہذیب کا جواب نہ دیتے تھے۔ اب اس کے لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ جن حالات میں بکھا گیا تھا۔ اور جو لوگ مخاطب تھے۔ ان کے مضمنا میں اشتہارات کو دکھایا جاتا۔ یہ واضح ہوتا کہ حضور نے کس قدر زحمت اور غور سے کام لیا۔ یہ تو پرانی بات ہے۔ میں نے بعض ایسے اشخاص دیکھے ہیں۔ جن کو یہ شکایت تھی کہ الفضل یا فاروق اخبار مباہنین پر سختی کرتے ہیں۔ حالانکہ جو لوگ حقیقت حال سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ہمارا پہلو ہمیشہ دفاعی رہا ہے۔ اور ہم نے کبھی پہل نہیں کی۔ اور نہ ایسے سخت الفاظ استعمال کئے۔ جیسے پیغام میں بھی جاتے ہیں۔ اب چونکہ ان صاحب کبھی الفضل و فاروق نہ دیکھے تھے۔ اس لئے یہ غلط فہمی ہوئی۔ کیونکہ ان کی روایت کا ماخذ صرف پیغام

تھا۔ جب ان کو مقابلہ کر کے دکھایا گیا۔ تو وہ قائل ہو کر۔ پس ضرورت ہے کہ لڑ پھر کو محفوظ کیا جاوے۔ بعض باتیں موجودہ صورت حالات میں معمولی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن بعد میں ان کی بڑی ضرورت آتی ہے۔ اور ایک ایک لفظ قیمتی معلوم ہوتا ہے۔ بعض اشتہاروں پر تاریخ نہیں چھپتی۔ اور بعد میں صرف تاریخ کے مقدم و موخر ہونے سے مسائل نذر یہ پراثر پڑتا ہے۔ ایسی باتیں بھی اپنے قلم سے اس اشتہار پر واضح کر دینی چاہیں دیکھو تریاق القلوب کے نمائند پر ۱۹۰۲ء لکھا ہے۔ حالانکہ وہ کتاب ۱۹۰۱ء سے پید کی تعینت ہے۔ اور چھپ چکی تھی۔ صرف نمائند ۱۹۰۲ء میں چھپا۔ اب اتنی سی بات ثابت کرنے کے لئے ۱۵-۱۶ صفحے حضرت خلیفۃ المسیح کو معنون کھنا پڑا۔ اور بہت سی حلفیہ شہادتیں جمع ہوئیں۔ اس سے اخبار نویسی کے فرائض کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ مدت یہ بھی دیکھا جا رہا ہے۔ کہ کئی مباہضے ہوئے ہیں۔ جن میں احمدیوں کو بڑی فتح ہوئی ہے۔ مگر اس کا ذکر اخبار میں نہیں چھپتا۔ محض اس لئے کہ لکچر ار صاحب رپورٹ لکھ کر اخبار دالوں کو نہ دی۔ اور اخبار دالوں نے اپنی پوزیشن کے خلاف سمجھا کہ خود جا کہ حالات دریافت کریں۔ اسطرح ہر سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا میٹرل ناقص ہو رہا ہے۔ مگر اب توجہ نہیں کی جاتی۔

غیر مباہنین نے ہمارے مقابل پر کئی اشتہار اور پمفلٹ شائع کئے۔ مگر کتنے دوست ہیں۔ جنہوں نے کمں فائل رکھنے کی کوشش کی۔ یا کم از کم اپنے ہی اشتہار اور پمفلٹ محفوظ کئے۔ باہر دالوں نے کھدیا کہ قادیان دالوں کا کام ہے۔ اور قادیان دالوں نے کہا کہ کوئی بیرونی دوست یہ کام کہہ رہا ہے ہونگے خدا کے لئے احباب ایسی باتوں کی طرف توجہ کریں کہ اگر گذشتہ سالوں میں کوئی ایسی بات تھی تو اب نہیں۔ یہ کام سب کے کرنے کا نہیں بلکہ چند ہونیا اور کچھ کار دوست یہ کام اپنے ذمے لیں۔ اور سلسلہ کے موافق یا مخالف کوئی ہی اشتہار یا پمفلٹ جتنے کہ جیسوں کا پروگرام ہی ہو۔ تو اسے محفوظ رکھیں۔ اگر ایک دفتر اس کے متعلق بن جائے۔ تو بہتر ہو گا۔ کہ ایسے اشتہار اس دفتر کے ہتھم کو بھیج دیا کریں تاکہ ایک جگہ محفوظ جمع ہوتے رہیں۔ اور آخر میں کام آئیں۔ ہمارے مخالف خصوصاً غیر از جماعت (پیغام دے) اکثر بیرونیات میں اپنا لڑ پھر بھجھتے رہتے ہیں۔ لیکن قادیان نہیں بھیجتے ہیں۔ اب ہمارے دوست سمجھتے ہیں کہ قادیان دالوں کو معلوم

(اگر کسی صاحب نے اشتہار یا پمفلٹ جتنے کہ جیسوں کا پروگرام ہی ہو۔ تو اسے محفوظ رکھیں۔ اگر ایک دفتر اس کے متعلق بن جائے۔ تو بہتر ہو گا۔ کہ ایسے اشتہار اس دفتر کے ہتھم کو بھیج دیا کریں تاکہ ایک جگہ محفوظ جمع ہوتے رہیں۔ اور آخر میں کام آئیں۔ ہمارے مخالف خصوصاً غیر از جماعت (پیغام دے) اکثر بیرونیات میں اپنا لڑ پھر بھجھتے رہتے ہیں۔ لیکن قادیان نہیں بھیجتے ہیں۔ اب ہمارے دوست سمجھتے ہیں کہ قادیان دالوں کو معلوم

ثبوت القرآن

فی
مصنوع
(نوشتہ اکمل)

(ب) توفیتی کا سوال دو موقع پر ہو سکتا ہے۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے یا قیامت
دونوں صورتوں میں ہمارا مطلب حاصل ہے۔ کیونکہ رسول کریم
سے پہلے قونی کا اقرار کر چکے ہیں۔ تو وفات پا چکے حدیث
بخاری بھی اس کی تائید میں ہے۔ اقول لما قال العبد
الصالح کنت علیہم شکیدا ما رمت فیہم۔ اگر
قیامت کو سوال دو جواب ہو گا۔ تو بھی نتیجہ موت نکلا۔ کیونکہ
حضرت عیسیٰ کی شہادت ہے کہ جب تک میں ان میں زندہ رہا
ان کا گناہان تھا۔ یہ میری زندگی میں نہیں بگڑے۔ اب عیسیٰ
تو حید کی بجائے تثلیث کے قائل ہو چکے ہیں معلوم ہوا
کہ وفات بھی ہو چکی ہے۔

سورة مائدہ ختم ہوئی۔ ۴۵-۴۴

ساتواں رکوع

بعد از نماز عصر۔ ۵ بجے

سورة النعام

۱۵۔ اس میں خدا تعالیٰ نے نبیوں کے آنے کی ضرورت بیان فرمائی
ہے۔ (ب) لوگ مجرّد عقل سے خدا کو پانا چاہتے ہیں۔ مگر
خدا کا وجود صرف انبیاء کا ہوتا ہے۔ انہی سے حقیقی خدا کا
علم ہوتا ہے۔

(ج) اجلین۔ جسمانی کمال کا زمانہ۔ روحانی کمال کا زمانہ
دنیا کی عمر۔ عقبی کی عمر۔

آٹھواں رکوع

۵۱۳۔ ماسکن۔ جو وقوع پذیر ہوتا ہے۔

۵۰۴۔ وادھی الی۔ یہ اندرونی شہادت صداقت کی
بیان فرمائی۔ کہ جس کی یہ قرآن مجید پہنچے اور نہ مانے گا بلکہ
شخصی واسطہ سے کام لے گا۔ وہ ہلاک ہو گا۔
(ب) بیرونی شہادت۔ پہلی کتابوں میں اسکی پیشگوئیاں
موجود ہیں

نواں رکوع

۵۰۵۔ ومن اعظم۔ ایک اور شہادت اپنی ذات کی
صداقت کے متعلق دی ہے۔ کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا
اعظم کا کام رہتا ہے۔ یہ عقل و تجربہ کے ذریعے ثابت ہے
۵۰۶۔ لکن فتنتم۔ ان کا عذر نہ ہو گا۔

۵۰۷۔ ان هذا الا اساطیر الاولین۔ مسیح موعود کی
صداقت کے دلائل دئے جاویں۔ تو اب بھی ان کے منکرین
کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے نبیوں کی نسبت فرمایا۔ ان کو کیوں ان
سے ملاتے ہو۔ اسی طرح اگر کوئی آیت ان پر صادق آئے
تو جواب دیتے ہیں کہ یہ تو لگے لگے کفار کے متعلق ہے نہ کہ
ہمارے حق میں۔

۵۰۸۔ نرد ولا تکذب۔ جب مجرم پکڑا جاتا ہے تو
کہتا ہے۔ اب نہیں کروں گا۔ نہ اسلئے کہ وہ اس جرم سے
متنفر ہوتا ہے۔ بلکہ سزا سے بچنے کے لئے اسلئے یہ
عذر نامعقول۔

۵۰۹۔ وقالوا۔ وہاں سے لوٹا یا جانے کی صورت میں
(۲) یا پہلا قول نقل کیا۔

دسواں رکوع

لعب ولہو۔ یہ مراد نہیں کہ لغو ہے۔ بلکہ یہ ذریعہ جھوٹ
اصل مقصود ہے۔ جیسے تعلیم میں کھیل اپنی طاقت و قوی کو
برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ مگر جو طالب علم اسے
اصل مقصود سمجھ بیٹھے وہ فیل ہوتا ہے۔ اسی طرح دنیا کا حال
ہے۔

۵۱۰۔ لیکن ذلک۔ تجھ کو اسلئے برا نہیں لگنا کہ تجھے برا کہتے
ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ وہ میری وجہ سے تم سے نفار رکھتے ہیں۔

۵۱۱۔ وان کان کبر علیک۔ یہ زبردستی نہیں بلکہ رسول کریم
کی بہت بڑھائی۔ کہ ان کی ہدایت کے لئے زمینی اسباب

تھیا کر۔ اور پھر ان کے لئے دعائیں کر
۵۱۲۔ والموتیٰ۔ یسمعون کے مقابل موتی کا لفظ آیا
ہے۔ معنی اسکے روحانی مردے ہیں۔ مردہ دل۔
۵۱۳۔ ۱۸۸۱ م امثالکم۔ یعنی پرندے وغیرہ بھی ایک
مخلوق ہیں تمہاری طرح۔ مگر دونوں فرق ہو۔ جو قویٰ انسانی
ہیں وہ انہیں نہیں ہیں۔ پس یہ امت یا زبے معنی نہیں بلکہ
انسان خدا کے حضور حاضر ہو والا ہے۔ اس لئے اس کی
ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے۔ تاکہ اسکے مطابق اپنی زندگی
بنائے۔ ضرورت نبوت بنائی انسانوں میں۔

گیارہواں رکوع

۵۱۴ جھوٹ۔ جس کے آنے کی علامتیں ان کے آنے
سے پہلے معلوم ہو جاویں۔
دجنتہ۔ اسکے خلاف۔

۵۱۵۔ ان ایتیم الا ما یوحی الی۔ مدعی نبوت کو سہل
رسالت پر آزاد۔

ایسے سوال نہ کرو جو نبوت کی شان سے نہیں تمام علم غیب
جلنے کا دعویٰ یا خزانہ رکھنے کا دعویٰ نبی کو نہیں ہوتا

۱۲ جولائی ۱۹۱۸ء

بارہواں رکوع

(شروع ۱۲ بجے)

۵۱۶۔ ما علیک من حسابہم۔ ان کی بریاں تیرے
ذمہ نہیں کبھی جائیگی۔

۵۱۷۔ وما من حساب علیہم من شیء۔ تیری نیکیاں ان
نام نہیں کبھی جائیگی۔

۵۱۸۔ فقل سلام علیکم۔ چکر الوی اس آیت
نتیجہ نکالتے ہیں کہ سلام علیکم کہنا چاہیے بجائے السلام علیکم کے
میرے نزدیک سلام علیکم میں اسی سلام علیکم کی طرف اشارہ ہو
یعنی وہ موعود سلامتی۔ جو خدا کا وعدہ ہے۔ اسی کے ہم

تمہارے لئے خواستگار ہیں۔

۵۱۹۔ بچھا لے۔ وہ شعلے جس میں اصرار نہیں۔ مگر قویٰ طور پر
عاقبت اندیشی پر پردہ پڑ گیا۔

استحقاق الشیطان - دال دیا ہو داکوؤں نے (ب)
جس کی عقل کو شریروں نے مار دیا ہو۔ یعنی ہم خدا کے نشانات
مشاہدہ کرنے کے بعد کیونکر ان لوگوں کو کی طرح ہو جائیں۔ جن کی
عقل ماری گئی۔ اور جو شریروں کے قبضے میں ہوں۔

۵۳۳۔ قولہ الحق۔ یہ قول کہ تم ہارو گے ہم جیتیں گے۔

۵۳۵۔ یوم یفزع الصور۔ بلائے کے دو طریق ہیں خود

خود آ بلایا جائے (۲) بگل بجا کر۔ تبلیغ کے بھی دو طریق

ہیں۔ ایک کچھ کچھ آدمی داخل ہوں۔ دوم مافوا جاد داخل ہوں

بذریعہ قہری نشانوں اور خاص تجلیات الہی کے۔

۵۳۶۔ آذر۔ کون تھا؟ ایک بحث ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں

باپ کا نام تارا تھا۔ آذر نہ تھا۔ اس کا جواب حضرت مولوی صاحب

دیتے تھے۔ کہ آب برچیا کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ اس کا ثبوت

یہ ہے۔ کہ آب کے لئے دُعائے مغفرت کا نسخہ کو دے گئے

تھے۔ مگر والد کے لئے رب اغفر لی ولوالدی کی دعا آخری

عمر کی موجود ہے۔

میسرے ترویکہ کے علاوہ یہ بھی جو اب تک پیرائش باب

آیت ۲۶ میں ہے شک تارا آیا ہے۔ مگر ظالموں میں اس کا نام

زارا آیا ہے۔ اور لوقا باب ۳ آیت ۳۸۔ زارہ آیا ہے۔ اور

یہود کی تاریخ میں تارا معلوم ہوا کہ درحقیقت آذر ہی نام تھا

اور یہ معمولی زبان کا انقلاب ہے۔ واغفر لابی اندہ کان۔

من الضالین۔ زندگی کی دعا ہے۔ اور کافر کے لئے زندگی

میں جائز ہے۔ واغفر میں ہدایت کی طلب بھی ہے۔ جو کفار کے

لئے جائز ہے۔ ہاں مرنے کے بعد کی دعا واغفر لوالدی ہے

جس سے آپ منع کئے گئے۔ صاحب انجیم ہونے کا تین

مرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

۵۳۷۔ داکو کیا۔ تارے تو وہ روز دیکھتے تھے پس

ظاہر ہے۔ کہ یہ کسی مجلس مباحثہ کا ذکر ہے۔ جہاں ہذا ربی

بطور طنز و اعتراض کہا۔

(ب) الا فلین اللہ تعالیٰ کے لئے تو یہ ہے کہ ہماری

نظروں کی کمزوری ہے۔ جو اسے نہیں دیکھتیں۔ مگر ساروں کا اپنا

نقص ہے۔ کہ وہ ظاہر نہ ہونے کی صورت میں اپنا اثر نہیں

دال سکتے۔

چودھواں رکوع

(بعد از نماز عصر پڑھنے چھینے)

۵۳۴۔ ھو القاہر۔ ھو الغالب۔ یہ غلبہ جزا کا ہے

نہیں۔ بلکہ جن پر غالب ہے۔ وہ اس کے بندے ہیں۔

۵۳۵۔ حفظہ۔ ملاکہ مراد نہیں۔ بلکہ رسول جو ہدایت

وشریعت لاکر لوگوں کو نارضا مندی سے بچا لیتے ہیں پس

غلبہ برائے حفاظت ہے۔

۵۳۶۔ لا یضبطون۔ کمی نہیں کرتے۔ عمر نہیں گھٹا دیتے

جس قسم کا معاملہ کسی سے کہنا چاہیے۔ ایسا ہی کرتے ہیں۔

۵۳۷۔ قد عوذہ تضرعاً و خفیہ۔ تضرع سے بھی

معلوم ہو گا کہ یہ بلند آواز سے پکار کر تارے۔ خفیہ کے ساتھ

تضرع لانے کی ضرورت نہ تھی کہ اس میں تو یہاں نہیں ہوتا۔

۵۳۸۔ من فوقکم۔ تمہارے حاکم ناراض ہو جاویں

(۲) سماوی عذاب جس میں انسانی دخل نہ ہو۔ (ب) من

تحت ادجلکم۔ ماتحت۔ رعایا۔ (۲) زمینی عذاب جس میں

انسانی دخل نہ ہو۔ (ج) وہ عذاب جو آپ سے پیدا ہونے

میں۔ (د) وہ عذاب جو نیچے سے آتے ہیں

۵۳۹۔ وکذب بہ۔ اس میں بتایا کہ ہوا قادر ہے

یہ مراد تھی۔ کہ یہ عذاب ضرور آئیگا۔ صرف اظہار قدرت نہ تھا

بلکہ پیشگوئی عذاب کی تھی۔

۵۴۰۔ یخوضون۔ یعنی انکے متعلق ایسی باتیں کرتے

ہیں جس سے وہ نشان مشتبہ ہو جائے۔ جیسے پانی میں بے

اصطیاط سے چلنے سے گھڑا پین آ جاتا ہے۔

۵۴۱۔ ینسیناک الشیطان۔ یعنی بھول سے بیچھے ہو

تو یاد آنے پر اٹھ جاؤ۔ (ب) تمہیں سن کر غصہ آ جائے

تو صرف اتنی اجازت کہ مختصر نصیحت کر کہ وہاں سے چلے

جائے۔ کیونکہ ایسی بات اور بیٹھنے میں فساد کا اندیشہ ہے۔ کسی

دوسرے موقع پر انہیں خوب سے بنانا چاہیے۔ جیسا کہ ذکر

بہ ان قبیل سے ثابت ہے۔

۵۴۲۔ شراب من جمیم۔ وہ رسولوں کے مقابل میں

گرمی دکھانے تھے۔ اس لئے گرم پانی پلانے جائینگے۔

پندرہواں رکوع

۵۴۰۔ ولتستبین سبیل المجرمین۔ مومن سے کوئی
غلطی ہو۔ تو وہ اس سے آئندہ رکھتا اور اپنی اصلاح کرتا ہے۔
اور مجرم غلطی پر اصرار کرتے ہیں۔ اور پھر اس کے جواز کے
ثبوت بہم پہنچانے میں لگ جاتے ہیں۔ یا کم از کم اصلاح
نہیں کرتے۔

بیرہواں رکوع

۵۴۱۔ علیٰ ابدیتہ۔ بنیتہ مؤنث ہے۔ مگر کذب ہم
میں ضمیر مذکر کی پھیری ہے۔ پس وبلاخوفہ ہم یوقنون
پر اعتراض کہ نیوالے غور کریں۔ کہ اگر آخرت سے آخری
وحی مراد ہے۔ تو وحی مذکر کیونکر مراد ہو سکتی ہے۔ ان کو
معلوم ہونا چاہیے۔ کہ کبھی ضمیر معنی کی طرف پھرتی ہے وحی
سے مراد یہاں رسالت ہے۔ اسی طرح مینہ سے مراد جو ہر
وہ مذکر ہے۔

۵۴۲۔ قل لو ان عندی راس من عذاب انکار
نہیں۔ بلکہ انہیں سمجھایا۔ کہ خدا اور رسول کے درمیان فرق
سمجھو۔ اور نبوت کی اصل پرزیشن کو جانو۔

۵۴۳۔ واللہ اعلم بالظالمین۔ چونکہ ظالموں کا علم
الہی کو ہے۔ اس لئے عذاب کا معاملہ اس نے اپنے لئے
میں رکھا ہے۔ اگر کسی انسان کے قبضے میں یہ معاملہ ہو تو
اغلب ہے۔ کہ وہ کسی کو ظالم سمجھ کر ہلاک کر دیوے۔ حالانکہ
وہ کچھ مدت بعد بہت بڑا معاون اسلام ہو۔

مفلح کے معنی خزانے اور چابیاں بھی۔ آخری صورت میں
ذرائع عذاب کے بارے میں فرمایا کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کس
راہ سے اس کو حقیقی طور پر عذاب دیا جاسکتا ہے۔ انسان ایک
ذریعہ سے عذاب ہے۔ اور دوسرے نجات کا اور ذریعہ کمال ہے
پھر عذاب کے لئے کمال علم بھی شرط ہے۔ پتا بظاہر نہ کارو

ہو کر گر جاتا ہے۔ اور بیج کار آمد یعنی رطب و یابس در ترتیب
بلحاظ قرب (ب) پس خدا تعالیٰ ایسی جانتا ہے کہ ناکارہ کون اور
کار آمد کون۔ کون نیکی کا بیج بوجھتا ہے۔ کون اپنے بظاہر
اچھے اعمال کو اپنے بد حالات سے جھٹکا کر چکا ہے۔

(ب) فی کتب مبین۔ یعنی ان نوٹ بکوں کی طرح نہیں جو
اندہ ہی پڑی ہیں۔ بلکہ یہ سب کچھ ظاہر ہونے والا ہے۔

قاضی لم یق صاحب

لم یقیت کا بھوت

ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء گزشتہ ہیں۔ اول تو سب کے نام ہی قرآن مجید میں موجود نہیں۔ اور جن کے ہیں ان سب کی وفات کا ذکر بھی قرآن میں نہیں۔ مگر یہی ناصری کا نام لے کر بتایا گیا کہ وہ خدا کا برگزیدہ وفات پا چکا۔ بلکہ اس کا اپنا اقرار بھی درج ہے۔ باوجود اس صراحت کے لم یقیت کا بھوت مالوں کے سر پر ایسا سوار ہے کہ وہ ایک نہیں مانتے۔ اور یہی کہتے جاتے ہیں کہ جیسا سب زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ جو پوچھا جائے کہ صاحب! اس کی کیا دلیل ہے؟ تو اس کا جواب مناسب ہے کہ رفع کا لفظ۔ حالانکہ اس سے پہلے قوفی (موت کا) اور اس کے ساتھ الی اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ یہاں روحانی رفع مراد ہے۔

اسی طرح کی غلط فہمی لفظ انتقال سے ہو سکتی ہے۔ جو ہم نے قاضی لم یق صاحب کے بڑے بھائی کی نسبت استعمال کیا۔ جن کے بارے میں ہم یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ وہ چوگنی میں ملازم ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ قاضی لم یقیت صاحب نے تبادلہ مکانی فرمایا۔ جس پر لفظ انتقال صادق آیا۔ جب کسی دن تک آپ کی کچھ خبر نہ ملی۔ تو یہ سمجھ لیا گیا کہ یہ انتقال دائمی ہے۔ اب آپ واپس نہیں آئیں گے۔ لیکن کل یکدم آپ وار و بلدہ ہوئے۔ دیکھتے ہی وہ جنہیں یقین تھا کہ اب نہیں آئیں گے اور نہ آسکتے ہیں۔ کیونکہ تعلقات منقطع ہو چکے۔ سمجھے کہ بھوت ہے۔

مجرد اس وہم کے وہ ہلچل مچا کر ابھی تو یہ۔ لڑکے بے حواس گلیوں میں بھاگنے لگے۔ اور انہیں اس حالت میں دیکھ کر محلہ کے کتوں نے اس قدر شور ڈالا کہ کان پری آواز سنائی نہ دی۔ آپ مسجد میں جلتے۔ تو دہاں نمازیوں نے لوٹوں سے توجہ کی۔ خدا بھلا کرے یہاں خیر و کار کا انہوں نے لوگوں کو روکا اور سمجھا یا کہ تم سب غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ خود بدولت ہی قاضی لم یقیت صاحب کی اس ہمت کے بہت صدمہ ہوا۔

حسرت کو خوار کرنا

میاں کے لئے اور سہولتیں

خواجہ حسن نظامی پہلے قریب درپیش باتیں کر کے لوگوں کو اپنی نسبت دہوکہ میں رکھتا رہا۔ لیکن ۲۴ جنوری کے خطب میں یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوا کہ میں نہ تو ہزار آدمی ساتھ لاسکتا ہوں نہ پانچ ہزار روپیہ جمع کرا سکتا ہوں۔ علاوہ ازیں تین سالہ امرتسری کے دوسرے کو دلیل بتایا ہے کہ یہ شرائط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد بخران سے نہیں لگائی تھی۔ اور آپ کے والد صاحب (حضرت شیخ موعود) نے عبدالحق غزنوی کے ساتھ ایسی شرطیں نہیں کی تھیں۔ اس کے جواب میں حضور نے ایک مضمون کہا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ میاں کے اثر کو وسیع کرنے اور سات کردار مسلمانوں کی قائم مقامی ثابت کرنے کے لئے ایک ایک ہزار آدمی ذیقین کو ساتھ لانا ضروری ہے تاکہ ان کی ہلاکت و عدم ہلاکت کا اثر پڑے۔

۲۔ حسن نظامی کو دعویٰ ہے کہ میرے مرید کی تواریخ کر رہی ہیں۔ کیا ایک بھی انہیں سے اپنے مرشد پر اتنا اعتماد نہیں رکھتا کہ چند روز کے لئے پانچ ہزار روپیہ جمع کرادے جو صرف اس صورت میں لیا جائیگا کہ خواجہ صاحب مع رفقاء و عوام نہ آویں۔

۳۔ عبدالحق غزنوی کے میاں کے وقت اور حالات تھے۔ اس وقت حضرت شیخ موعود کے ساتھ چند سو آدمی تھے۔ جو ہندوستان کے متفرق مقامات میں پھیلے ہوئے تھے۔ (ب) عبدالحق صاحب ایک منتظم جماعت کے فوج تھے۔ اس لئے اس واحد کا اثر ان کی جماعت پر پڑتا تھا۔ (ج) انہی طبیعت میں استہزار نہ تھا کہ بعد میں کہیں میں تو مذاق کر رہا تھا۔ (د) حضرت شیخ موعود۔ عبد اللہ اہتم سے مباحثہ کے لئے گئے تھے۔ وہیں مولوی عبدالحق کی بڑے سننا منظور کر لیا۔ (ه) آپ نے متعدد جگہ کہا ہے کہ میاں جماعت کا جماعت سے ہونا چاہیئے۔ اور اس وقت جبکہ فوائد کا یقین دلایا جائے۔

لیکن جب بات کو اصل واقعہ معلوم ہوا۔ تو صبح آپ کو بازار چوک میں ایک آرام گاہ سی پر لٹایا گیا۔ کیونکہ طبیعت مضمحل تھی۔ احمد مرشد سب مشرک کے ڈبلیو گٹ سلامی کے لئے حاضر ہوئے۔ شہر کے سب پرانے حلوای پکوری مل دو چار دن کی باسی پکوریوں کا ہار پر لٹائے اور آتے ہی گلے میں ڈال دیا۔ سردار موند سنگھ تشریف لائے۔ اور ایک پیہ کے پاسوں کا ہار جو نہایت احتیاط سے ایک دہائی کے پروئے گئے تھے۔ پہنا دیا۔ محلہ کے اراکین پر بھی آپ کے دینی و نبوی امان تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے امیر قوم کے مشورے سے حضور کے پھولوں کا ہار بڑی محنت سے تیار کیا اور وہ نذر کیا۔ آپ نے اخیر میں اٹھ کر سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ میں تو سب کا خادم ہوں نہ میں ہندو نہ مسلم۔ نہ سکھ اور نہ عیسائی۔ میرا مذہب سب کا کل ہے۔ ہاں مرزاؤں کا دشمن ہوں۔ ان کی دشمنی میرا دین ایمان۔ سو اس کے لئے تو میں جان تک لڑاؤں گا۔ ان لوگوں نے میری ذہانت۔ علمیت۔ فضیلت۔ لمبی دائرہ۔ بجا حجت آمیز موثر پیرایہ گفتگو دیکھ کر سجدوں میں ناکیں کر لیں۔ کہ انہی مخالفین چھوڑ دوں۔ مگر میں تو صیب تک انہیں مٹانہ لوں گا۔ بیٹھے کہ کھانا کھانا حرام سمجھتا ہوں۔ میں ایک چلہ کٹنے کے لئے باہر جاتا ہوں۔ اس کے بعد ایک نئی روحانی قوت کے ساتھ آؤں گا۔ اور ان کے ایوان عافیت میں تزلزل ڈالوں گا۔

المفتی

حضرت خلیفۃ المسیح کے فتاویٰ

سوال۔ ایک شخص دستی رنگین تصویر بنا کر بیچتا ہے۔ اور روزی کما تا ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ تعویذ نقش وغیرہ جو اکثر مسلمان کیا کرتے ہیں ہمارے لئے جائز ہیں یا نہیں۔ بعض مسینی کے برتن میں کچھ کچھ ہیں

جواب۔ مکروہ ہے۔ بعض آیات لکھ کر دینی ثابت ہیں۔ مگر یہ اعلیٰ درجہ کی بات نہیں۔ ہاں بعض دفعہ خاص اشارات کے ماتحت خاص لوگ ایسا کرتے ہیں۔ بقدر دیکھو۔

خزینہ فضل کے حسین چہرہ حیات

ہے

ترباتی گولیاں

کیا آپ پیار سے بچے چاہتے ہیں۔ ہم نے محض اللہ کے فضل سے سچی ہمدردی اور ایمانداری کے ساتھ اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ خلق اللہ حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفہ المسیح کا وہ محبوب المہربان نسخہ کمال محنت سے تیار کیا ہے جس سے کئی گھر محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں جو پیار سے بچوں سے خالی تھے۔ وہ گھر جو اسقاطِ محل کی بیماری یعنی اٹھہر کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی دماغِ مفارقت دے کر رہ دار البقائے بستی تھی۔ جن کے محل قبل از وقت منسلح ہو جایا کرتے تھے۔ یا مردہ پیدا ہوتے تھے۔ اور والدین کے کلیجے صدمے پہنچتے تھے۔ یا یوس اور نا امید ہو چکے تھے۔ محض خدا کے فضل سے ترباتی گولیوں کے استعمال سے کئی اشخاص بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی نا امید نہ ہوں۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اور ترباتی گولیوں کو استعمال کرو۔ اور پیار سے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کرو۔ اور موجد کے لئے دعا فرماویں۔ قیمت بلحاظ محنت اور فوائد کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے تاکہ سب دوست فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے تک

اصلی نمبر اور نمبر کا نمبر

تمام امراض چشم یعنی دھندہ جالا۔ پردال۔ لکڑے اور ضعفِ بصر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپے (دو روپے)

المشہور نظام جان عبدالرحمن کا غانی قادیان (گوردہ پور)

نظم

از جانب شی عبدالحق صاحب مظفر نگری

شغال دہلی تھے ہوا کیا جو شیر نیردان ہاتھ ڈالا
یہ تیری کرفت تیرے منہ کو کر گئی دونوں جہاں میں کالا
تمام عجب و غرور و نخوت جہاد باطن کے ساری حربے
تو بھول جائیگا ایک دم میں پڑ جائیگا جب قہر حق سے پالا
گلیم مکر و فریب تیری ضرور ہووے گی پارہ پارہ
خدا کی غیرت کر گئی رہو اسے تو نے نخوت سے سر نکالا
بکاسے لاف و گلافت ناحق کرے ہے بے وجہ جو تعلق
حقیقت اس کی نہیں ہے اتنی کہ جتنا مکاری کا ہو دجالا
حسن نظامی اگر ہے غیرت تو ساتھ مردوں کی فوج لیکر
تمام قبروں سے لاکھ نصرت بڑا سارے کے کو پیالا
پھر اُمقابل ہمارے دکھلا ہوا ہے آپ سے جس کا ہر
خدا نے چاہا ہے گا آخر عصائی موسیٰ کا اک نوالا
ہیں توقع نہیں ہے ہرگز کہ شیر حق کے مقابل آئے
کہاں سے لایگا ایسی جرأت چڑھاؤ قبروں کا کہانیوالا
زمین سے لے کر کے آسمان تک نے کیا کیا نشان کیا
خیر نہیں تجھ کو حق کے دشمن تو چشم حق میں ہی پڑھ سالا
کہاں لگتے کہاں ہے دُئی چراغِ دین اور فقیر مرزا
کہ صر قصوری ہی اور لیکھو بہت ہیں کس کس کا دُولِ قوالا
ہزاروں دشمن خدا کے آئے مسیح و مہدی کے بالمقابل
خدا کے قہر و غضب نے جن جن لگایا اک اک کے گونوالا
اٹھاپے اب پھر وہ سانپ بوڑھا ہی ہی قوم کی جو لڑی
کہ وہ نہ شوں نشان کی اس کے پر واکچل دوسرا کر کے پہالا
بڑے زمانہ سے شرکے بدعت جہاں کو تاریک کر رہا تھا
خدا نے بھیجا مسیح و مہدی قدم سے جکے ہوا دجالا
اٹھو پیار و مکر کو باندھو جہاں میں پھیلاؤ دینِ باحدا
رکے نہ ہرگز قدم کہیں بھی ہو دشتِ پُر خار یا جالا
پڑے ہیں قبروں میں جو کہ مردے بہت دجال اور ظالمین
انھیں گے حشراتِ ارض لاکھوں مقابل آئینگے لامحالہ
چلے چلو تم قدم بڑھائے چلاؤ جسطرح ابنِ مہدی
کہ وہ نہ پرواہ کچھ کسی کی تمہارا حامی ہے حق تعالیٰ

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شرطیں لگاتے
کہ آپ کو سفر کر کے کہیں جانا پڑنا۔ وفدِ نجران تو خود حاضر ہوا
تھا۔ آپ بھی قادیان آجائیں۔ دو نوثر طیں موقوف کر دی
جائیں گی۔ وفدِ نجران میں ساتھ آدمی تھے۔ آپ تنہا مع
اہل و عیال آجائیے۔ خرچ بھی ہم سے لیں۔ ان لوگوں کو اہل
نجران نے اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا تھا۔ اور ان کا ساتھ
پر داختم منظور کرنے تھے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی حکومت تھی۔ بصورتِ عذر وہ انہیں سزا دے سکتے
تھے۔ چنانچہ انکار سب اہل پر بھی انہیں اندازِ خوب دیدیا
اور وہ جزیرہ دینے پر رضامند ہوئے۔ آپ کا معاملہ اس پر
جدا ہے

۵۔ آپ وفدِ نجران کی طرح قادیان آجائیں۔ میں
پانچ ہزار بطور ضمانت جمع کرانے کو بھی تیار ہوں کہ
اگر سب اہل میں میری طرف سے کوتاہی ثابت ہو۔
تو آپ کو چارہ دوں گا

۶۔ آپ لاہور میں ایک ہزار آدمی ساتھ نہیں
لا سکتے۔ تو صرف پانچ سو ہی لے آئیں۔ تاکہ کسی طرح
فیصلہ ہو جاوے

۷۔ پانچ ہزار روپیہ جمع نہیں کر سکتے۔ تو کسی مالدار مرید
چاک لکھو اگر ثالث کے پاس رکھ دیکھئے۔ بصورتِ
عہد شکنی آپ پر واجب الادا ہو گا۔ ورنہ نہیں

۸۔ ایک ہزار آدمی لانے کی بجائے مشہور علماء راہ
سجادہ نشینوں اور اپنے مریدوں سے دینی دنیاوی
سربراہان اور لوگوں کی حلفیہ تحریر مجھے لے دیں کہ
مباہلہ کا اثر اگر آپ پر پڑا۔ تو وہ عقائد سے توبہ کر کے
احمدی سلسلہ میں داخل ہو جائینگے

۹۔ اگر باوجود ان سہولتوں کے بھی آپ مباہلہ نہ کریں
تو فرار ثابت ہے۔ علماء دیوبند اور علماء فنگی محل سے
بغیر ان دو شرطوں کے بھی صرف تحریر دینے پر مباہلہ
کو تیار ہوں

بقیہ صفحہ

سوال۔ ایک شخص تھیرے کی کسپی میں یا کبھی کبھی ٹانگ میں صرٹ
ہی کھینچے۔ گاتا اور ناچتا نہیں اور گانچ سکتا ہے اور اسکو
کافی تنخواہ ملتی ہے۔ توبہ کام اس کے لئے جائز ہے یا نہیں